Dr. Md. Minhajuddin (ڈاکٹر محمد منہاج الدین)

Guest/Part-Time Teacher, Department of Urdu.

D. B. College

Jaynagar, Madhubani.

A Constituent Unit of LNMU, Darbhanga, Bihar.

نظم: فن اور روایت

(۱)

نظم کی تعریف: نظم عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی لڑی میں پرونا ہوتا ہے۔ عام طور پر ہر کلام موضوع کو نظم کہتے ہیں اور ادبی اصطلاح میں نظم سے مراد وہ صنف شاعری ہے جس میں کسی موضوع پر ربط و تسلسل کے ساتھ اظہار خیال کیا گیا ہو، جس میں شاعر اپنے خیالات کو تسبیح کے دانوں کی طرح لفظوں کے دھاگے میں پروتا ہے۔ نظم میں موضوعات اور ہیئت کی کوئی قید نہیں ہوتی، شاعر بنا کسی قید کے اپنے خیالات و تجربات کو قدرے تفصیل سے بیان کر سکتا ہے۔ البتہ ابتدائی اور کلاسیکی نظموں کے اسالیب رائج تھے مثلاً مسدس، مخمس، ترجیع بند وغیرہ، لیکن زمانے اور ادب کے بدلتے مزاج نے نظم کو اس قید سے آزاد کر دیا، بدلے ہوئے ماحول میں سماجی، سیاسی، تہذیبی اور تعلیمی میدان میں تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں اور نئے خیالات عام ہو رہے تھے تو اردو نظم کے اسالیب میں بھی تبدیلی واقع ہوئی اور نظم جدید کا تصور عام ہوا۔ مغربی ادب کے زیر اثر محمد حسین آزادؔ، حالیؔ، اسماعیل میرٹھی وغیرہ کی تحریک پر نظم کا جو جدید تصور پیش کیا گیا تھا اس معنی میں نیا اور دلچسپ تھا کہ اس میں موضوعات و اسالیب کی قید نہیں تھی، اس کے موضوعات میں فطری زندگی اور فطرت کو خاص جگہ ملی، نظم کی جدید صورت کائنات کے مظاہر و ممکنات اور شاعر کے داخلی احساسات کے لئے زیادہ موزوں اور پر اثر ذریعہ اظہار تھی۔

ہیئت کی بات کی جائے تو ابتدا میں نظم غزل کی طرح ردیف قافیہ کی پابند تھی، لیکن جدید نظم کے ساتھ اس کی ہیئت میں بھی تبدیلی آئی اور نظم ہیئت کی قید سے آزاد ہوئی، آج کے دور کی نظمیں بحر اور قافیہ سے پابند بھی ہوتی ہیں اور ان قیود سے آزاد بھی، اس میں مضامین کی وسعت ہوتی ہے۔ نظم کسی بھی موضوع پر کہی جا سکتی ہے اور نظم کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں

ڈرامہ کی طرح ابتدا، انتہا، عروج اور منطقی انجام ہوتا ہے، اور نظم کا ایک عنوان بھی ہوتا ہے۔

ہیئت کی بنیاد پر نظم کی کئی قسمیں رائج ہیں، ان میں چند اہم درج ذیل ہیں:

پابند نظم:

پابند نظم غزل کی طرح قافیہ و ردیف اور بحر کی پابند ہوتی ہے، ابتدائی نظمیں پابند نظم ہی ہوا کرتی تھیں۔ پابند نظمیں بحر کے مقررہ اوزان کی پابند ہوتی ہیں۔ اس میں موضوعات کی قید نہیں ہوتی اور اشعار کے تعداد کی بھی کوئی حد بندی نہیں ہوتی۔ شاعر کسی بھی موضوع پر اپنے اپنے افکار و خیالات کا اظہار اشعار کی قید سے آزاد ہو کر کر سکتا ہے۔ لاتعداد اشعار سے مراد قطعاً یہ نہیں ہونا چاہئے کہ بہت زیادہ اشعار ہوں، بعض شعرا نے چار چھ اشعار پر مشتمل پابند نظمیں بھی کہی ہیں۔ علامہ اقبال، نظیر اکبرآبادی، حالی، جوش وغیرہ اس طرز کے اہم نظم نگار شعرا ہیں۔

نظم معریٰ (Blank Verse):

معریٰ نظم کسی مخصوص بحر میں تو کہی جاتی ہے مگر اس میں قافیہ کی قید نہیں ہوتی۔ اردو میں نظم معریٰ ایسی شعری ہیئت ہے جس میں ارکان کی تعداد برابر ہوتی ہے، یعنی نظم کے تمام مصرعوں کا وزن برابر ہوتا ہے لیکن قافیہ ردیف کی پابندی نہیں ہوتی۔ اس طرز کے نظم نگاروں میں عبدالحلیم شرؔر، ن۔م۔ راشد، میراجی، اختر الایمان، فیض احمد فیضؔ، مجید امجد وغیرہ کے نام اہم ہیں۔

آزاد نظم (Free Verse):

نظم کی اس ہیئت میں قافیہ ردیف کی پابندی نہیں ہوتی مگر عروض، بحر اور وزن کی پابندی ہوتی ہے۔ اردو میں اس طرز کی پہلی نظم بیسویں صدی کے آغاز میں اسماعیل میرٹھی نے کہی تھی، ان کے علاوہ تصدق حسین خالد، ن۔م۔ راشد، میراجی، سردار جعفری وغیرہ اہم نظم نگار شعرا ہیں جنہوں نے آزاد نظمیں کہی ہیں۔

نثری نظم:

نظم کی یہ شکل مکمل آزاد ہے، اس میں بحر، ردیف یا قافیہ کی پابندی نہیں ہوتی۔ لیکن شعریت لازمی ہے، یعنی ہیئت سے تو آزاد ہوتی ہے مگر قرأت میں شعر کا حسن اور لطف ہوتا ہے، اشعار بروزن ہوتے ہیں۔ نظم کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے جسے چھوٹی بڑی لائینوں میں پیش کیا جاتا ہے۔ نظم کی یہ صورت جدید عہد میں بے حد مقبول ہے۔ سجاد ظہیر، زبیر رضوی، کمار پاشی، عتیق اللہ صادق وغیرہ اس طرز کے اہم نظم نگار شعرا ہیں۔

طویل نظم:

کسی ایک فکر، خیال یا واقعہ کا تفصیلی منظوم بیان طویل نظم ہے۔ حالی، علامہ اقبال، ساحر لدھیانوی، علی سردار جعفری، وزیر آغا وغیرہ نے اس طرز کی کامیاب اور مقبول نظمیں لکھی ہیں۔ مثلاً علامہ اقبال کی نظم ''ابلیس کی مجلس شوریٰ''، حالی کی نظم ''برکھا رت''، وزیر آغا کی نظمیں ''آدھی صدی کے بعد'' اور ''ایک کتھا انوکھی'' وغیرہ۔

ہیئت کے علاوہ اشعار کی تعداد اور ترتیب کے اعتبار سے بھی نظم کو کئی اقسام میں بانٹا گیا ہے:

ترکیب بند

ترجیع بند

مستزاد

مسمط

مثلث

مربع

مخمس

مسدس.........................وغیرہ وغیرہ۔

☆☆☆☆☆